S_1999_5_271_277

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1999 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

بی۔کے۔این۔پلئی

بنام۔

پی۔پلئی اور دیگر

13دسمبر 1999

ایس۔پی۔کردوکر اور آر۔پی۔سیٹھی، جسٹسز

ضابطہ دیوانی، 1908-آرڈر 6 قاعدہ 17-التجا-ترمیم-درخواستوں کی تمام ترامیم کی اجازت دی جانی چاہیے جو مقدمے میں حقیقی تنازعات کے تعین کے لیے ضروری ہیں بشرطیکہ مجوزہ ترمیم نالش کسی نئے مقصد کو تبدیل یا متبادل نہ بنائے جس کی بنیاد پر اصل نوٹس اٹھایا گیا تھا یا دفاع کیا گیا تھا-ایسے معاملات میں عدالت کو علیٰ تکنیکی نقطہ نظر نہیں اپنانا چاہیے۔

مدعا علیہ/ مدعی نے اپیل کنندہ/ مدعا علیہ کے خلاف اس بنیاد پر مقدمہ دائر کیا کہ وہ لائسنس یافتہ تھا۔اپیل کنندہ/ مدعا علیہ نے اپنے تحریری گوشوارہ میں استدعا کی کہ وہ لائسنس یافتہ نہیں بلکہ کرایہ دار ہے،لیکن طویل تاخیر کے بعد اس نے تحریری گوشوارہ میں ترمیم کے لیے درخواست دائر کی، جس میں اس عرضی کو شامل کرنے کی درخواست کی گئی کہ اگر اسے کرایہ دار نہیں ٹھہرایا گیا تو وہ بھارتیہ ایسمنٹ ایکٹ 1882 کی دفعہ 60(بی) کا فائدہ حاصل کرنے کا حقدار ہے جس کے مطابق گرانٹر کے ذریعے اس کا لائسنس منسوخ نہیں کیا جا سکتا۔

ٹرائل کورٹ اور اپیل میں ہائی کورٹ نے عرضی کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ مجوزہ ترمیم تحریری گوشوارہ میں دیے گئے گوشوارہ کو واپس لینے کے مترادف ہے۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد:.1 عدالت عالیہ کے اس نتیجے سے اتفاق نہیں کیا جا سکتا کہ مجوزہ ترمیم عملی طور پر اپیل کنندہ کی طرف سے کیے گئے کسی بھی اعتراف کو واپس لینے کے مترادف ہے اور یہ کہ اس طرح کی واپسی مدعا علیہ کے لیے ناقابل تلافی جانبداری کا باعث بن سکتی ہے۔جس عرضی کو اٹھایا جانا چاہیے وہ نہ تو متضاد ہے اور نہ ہی دفاع میں پہلے سے اٹھائی گئی درخواستوں کے خلاف ہے۔تحریری گوشوارہ میں شامل کی جانے والی متبادل

درخواست درحقیقت مدعا علیہ/ مدعی کی درخواستوں کی توسیع اور اس حقیقت کے ثبوت پر خارج کیے جانے کی اپیل کنندہ کی ذمہ داری کے حوالے سے بنائے گئے معاملے کی تردید ہے کہ وہ ایک لائسنس یافتہ تھا جسے قانون توضیعات کے مطابق بے دخل کیا جانا چاہیے۔ محض یہ حقیقت کہ اپیل کنندہ نے طویل تاخیر کے بعد استدعا دائر کی تھی، اس کی استدعا کو مسترد کرنے کی بنیاد نہیں بنائی جا سکی، خاص طور پر جب مدعا علیہ/ مدعی کو اخراجات کے ذریعے معاوضہ دیا جا سکتا ہو۔(276-ای؛276-سی-ای)

2.1. آرڈر 6 قاعدہ 17 سی پی سی کا مقصد اور مقصد یہ ہے کہ کسی بھی فریق کو اپنی استدعا کو اس انداز میں اور ایسی قیود پر تبدیل کرنے یا ترمیم کرنے کی اجازت دی جائے جو مناسب ہو۔ ترمیم کی اجازت دینے کا اختیار وسیع ہے اور اسے انصاف کے مفاد میں کارروائی کے کسی بھی مرحلے پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ ترمیم کا دعوی حق کے معاملے کے طور پر اور ہر حالت میں نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن یہ بھی اتنا ہی درست ہے کہ عدالتوں کو اس طرح کی دعاوی کا فیصلہ کرتے وقت ہائپر ٹیکنیکل نقطہ نظر نہیں اپنانا چاہیے۔ معتدل نقطہ نظر عام اصول ہونا چاہیے خاص طور پر ان صورتوں میں جہاں دوسرے فریق کو اخراجات سے معاوضہ دیا جا سکتا ہے۔ قانون کی تکنیکوں کو فریقین کے درمیان انصاف کے انتظام میں عدالتوں میں رکاوٹ ڈالنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔ قانونی چارہ جوئی کی بے ضرورت کثرت سے بچنے کے لیے استدعا میں ترامیم کی اجازت ہے۔(273-جی۔ایچ 274-اے)

اے کے گپتا اور سنز بنام دامودر ویلی کارپوریشن، (1966) 1 ایس سی آر 796؛ محترمہ گنگا بائی بنام وجے کمار اور دیگر، (1974) 2 ایس سی سی 393 اور گنیش ٹریڈنگ کمپنی بنام موجی رام، (1978) 2 ایس سی سی 91 کا حوالہ دیا گیا ہے۔

2.2. شکایت میں ترامیم پر لاگو ہونے والے اصول تحریری گوشوارہ کی ترامیم پر یکساں طور پر لاگو ہوتے ہیں۔ عدالتیں تحریری گوشوارہ میں ترمیم کی اجازت دینے میں زیادہ فراخدلی کا مظاہرہ کرتی ہیں کیونکہ جانبداری کا سوال اس صورت میں کام کرنے کا امکان کم ہوتا ہے۔ مدعا علیہ کو دفاع میں متبادل درخواست لینے کا حق حاصل ہے جو اس رعایت سے مشروط ہے کہ مجوزہ ترمیم کے ذریعے دوسرے فریق کو ناانصافی نہیں کیا جانا چاہیے اور مدعی کے حق میں کیا گیا کوئی اعتراف واپس نہیں لیا جانا چاہیے۔ استدعاوں کی تمام ترامیم کی اجازت دی جانی چاہیے جو مقدمے میں حقیقی تنازعات کے تعین کے لیے ضروری ہیں بشرطیکہ مجوزہ ترمیم نالش کسی نئے مقصد کو تبدیل یا متبادل نہ بنائے جس کی بنیاد پر اصل نوٹس اٹھایا گیا تھا یا دفاع کیا گیا تھا۔ حقائق کی تسلیم شدہ پوزیشن یا حقائق کے باہمی طور پر تباہ کن الزامات کی نفی میں متضاد اور متضاد الزامات کو استدعا میں

ترمیم کے ذریعے شامل کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔مجوزہ ترمیم سے دوسرے فریق کے لیے ایسا جانبداری پیدا نہیں ہونا چاہیے جس کی تلافی اخراجات کے ذریعے نہیں کی جا سکے۔کسی ایسی ترمیم کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے جو وقت گزرنے کی وجہ سے مخالف فریق کو حاصل ہونے والے قانونی حق کو شکست دینے کے مترادف ہو یا اس سے متعلق ہو۔استدعاوں میں ترمیم کے لیے درخواست دائر کرنے میں تاخیر کو مناسب طریقے سے اخراجات اور غلطی یا غلطی سے معاوضہ دیا جانا چاہیے، جو اگر دھوکہ دہی نہیں ہے،تو اسے شکایت یا تحریری گوشوارہ میں ترمیم کی درخواست کو مسترد کرنے کی بنیاد نہیں بنایا جانا چاہیے۔(275-ایف-ایچ؛ 276-اے-بی)

دیوانی اپلیٹ دائرہ اختیار فیصلہ:1999 کی دیوانی اپیل نمبر 23۔7222

ایرناکولم میں کیرالہ عدالت عالیہ کے سی آر پی نمبر 1251/99 اور 1252/99 میں مورخہ 28.7.99 کے فیصلے کے حکم سے۔

حاضر فریقوں کی طرف سے ٹی۔ایل۔وشوناتھ آئیر، ایس۔بال کرشنن، کے۔ایل۔راٹھی، سبرامنیم پرساد، ایم۔آر۔راجندرن نائر، کے۔ایم۔کے۔نائر اور وپن نائر۔

عدالت کا فیصلہ سنایا گیا

سیٹھی،جسٹس:اجازت دی گئی۔سنا۔

مدعا علیہ-مدعی نے درخواست گزار-مدعا علیہ کے خلاف مقدمہ دائر کیا جس میں مبینہ طور پر اس کے لائسنس یافتہ ہونے کی بنیاد پر بے دخلی کے لیے لازمی اور ممنوعہ حکم امتناعی امتناع کی درخواست کی گئی تھی۔یہاں دائر تحریری گوشوارہ میں اپیل کنندہ نے استدعا کی کہ وہ لائسنس یافتہ نہیں بلکہ کرایہ دار ہے۔مقدمے کی سماعت کے دوران اپیل کنندہ نے تحریری گوشوارہ میں ترمیم کے لیے درخواست دائر کی تاکہ ایک متبادل عرضی شامل کی جا سکے کہ اگر عدالت کو پتہ چلا کہ مدعا علیہ لائسنس یافتہ ہے تو وہ بے دخل ہونے کا ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ اس کے مطابق لائسنس ناقابل تنسیخ تھا۔وہ مزید ایک عرضی شامل کرنا چاہتے تھے کہ شکایت میں پہلی اور دوسری درخواستوں کو حد سے روک دیا گیا تھا اور یہ کہ لائسنس پر عمل کرتے ہوئے اس نے مستقل نوعیت کے کاموں کو انجام دیا ہے اور اس پر عمل درآمد میں اخراجات اٹھائے ہیں اس لیے گرانٹر کے ذریعے بھارتیہ ایسٹمنٹ ایکٹ 1882 کی دفعہ 60 (بی) کے تحت اس کا لائسنس منسوخ نہیں کیا جا سکتا۔ٹرائل کورٹ کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ نے بھی اس استدعا کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا تھا کہ مجوزہ ترمیم باہمی طور پر تباہ کن تھی جس کی،اگر اجازت دی جائے تو،مدعا علیہ کو مرکزی تحریری گوشوارہ میں مبینہ طور پر کیے

گئے اعتراف کو واپس لینے کی اجازت دینے کے مترادف ہوگی۔

آرڈر 6 قاعدہ 17 سی پی سی کا مقصد اور مقصد یہ ہے کہ کسی بھی فریق کو اپنی استدعا کو اس انداز میں اور ایسی قیود پر تبدیل کرنے یا ترمیم کرنے کی اجازت دی جائے جو مناسب ہو۔ترمیم کی اجازت دینے کا اختیار وسیع ہے اور اسے مختلف ہائی کورٹس اور اس عدالت کی طرف سے مقرر کردہ رہنما خطوط کی بنیاد پر انصاف کے مفاد میں کارروائی کے کسی بھی مرحلے پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔یہ سچ ہے کہ ترمیم کا دعوی حق کے معاملے کے طور پر اور ہر حالت میں نہیں کیا جا سکتا۔لیکن یہ بھی اتنا ہی درست ہے کہ عدالتوں کو اس طرح کی دعاؤں کا فیصلہ کرتے وقت ہائپر ٹیکنیکل نقطہ نظر نہیں اپنانا چاہیے۔معتدل نقطہ نظر عام اصول ہونا چاہیے خاص طور پر ان صورتوں میں جہاں دوسرے فریق کو اخراجات سے معاوضہ دیا جا سکتا ہے۔قانون کی تکنیکوں کو فریقین کے درمیان انصاف کے انتظام میں عدالتوں میں رکاوٹ ڈالنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔قانونی چارہ جوئی کی غیر ضروری کثرت سے بچنے کے لیے استدعاوں میں ترامیم کی اجازت ہے۔

اے کے گپتا اور سنز بنام دامودر ویلی کارپوریشن، (1966) 1 ایس سی آر 796 میں اس عدالت نے فیصلہ دیا:

"اس میں کوئی شک نہیں کہ عام اصول یہ ہے کہ کسی فریق کو ترمیم کے ذریعے نیا مقدمہ یا کارروائی کا نیا سبب قائم کرنے کی اجازت نہیں ہے، خاص طور پر جب کوئی مقدمہ یا نیا مقدمہ یا نالش ممنوع ہو: ویلڈن بنام نیل، (1887) 19 کیو بی ڈی 394۔لیکن یہ بھی اچھی طرح سے تسلیم کیا جاتا ہے کہ جہاں ترمیم نالش نئے مقصد کا اضافہ نہیں کرتی ہے یا کوئی مختلف مقدمہ نہیں اٹھاتی ہے، لیکن ایک ہی حقائق کے لیے مختلف یا اضافی نقطہ نظر سے زیادہ نہیں ہے، تو ترمیم کی اجازت قانونی مدت کی میعاد ختم ہونے کے بعد بھی دی جائے گی: چرن داس بنام عامر خان، اے آئی آر (1921) پی سی 50 اور ایل جے لیچ اینڈ کمپنی لمیٹڈ و دیگر بنام جارڈین سکنر اینڈ کمپنی، (1957) ایس سی آر 433 دیکھیں۔

بنیادی وجوہات جن کی وجہ سے یہ قاعدہ آخری بار ذکر کیا گیا ہے، وہ یہ ہیں کہ عدالتوں اور طریقہ کار کے قواعد کا مقصد فریقین کے حقوق کا فیصلہ کرنا ہے نہ کہ انہیں ان کی غلطیوں کے لیے سزا دینا (کرو پر بنام اسمتھ، (1884) 26Ch. D. 700) اور دوسرا یہ کہ ایک فریق سختی سے حدود کے قانون پر انحصار کرنے کا حقدار نہیں ہے جب کہ ترمیم کے ذریعے جو چیز لانے کی کوشش کی گئی ہے اسے ٹھوس طور پر کہا جا سکتا ہے کہ وہ کشن داس روپ چند بنام راچپا وتوبا، (1909) آئی ایل آر 33 بمبئی 644 میں ترمیم کی درخواست میں پہلے سے ہی موجود ہے۔پیر گونڈا ہونگونڈا پاٹل بنام کالگونڈا شڈ گونڈا پاٹل، (1957) ایس سی آر 595 میں

منظور شدہ۔

موجودہ تناظر میں 'مقدمے کا سبب' کے بیان محاورہ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ 'ہر وہ حقیقت جو مدعی کو کامیاب ہونے کا حق دینے کے لیے ثابت کی جانی چاہیے' جیسا کہ کوک بنام گل (1873) 8 سی پی 107 میں ایک مختلف تناظر میں کہا گیا تھا، کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو کسی بھی مادی حقیقت میں کبھی ترمیم یا اضافہ نہیں کیا جا سکتا تھا اور یقیناً کوئی بھی ترمیم کے ذریعے کسی غیر مادی الزام کو تبدیل یا شامل نہیں کرنا چاہیے گا۔ موجودہ مقصد کے لیے اس اظہار کا صرف مطلب ہے، ایک نیا دعوی جو نئی بنیاد پر کیا گیا ہے جو نئے حقائق سے تشکیل پاتا ہے۔ اس طرح کا نظریہ رابنسن بنام یونیکوس پراپرٹی کارپوریشن لمیٹڈ، (1962) 2 آل ای آر 24 میں لیا گیا تھا، اور ہمیں لگتا ہے کہ یہ واحد ممکنہ نظریہ ہے۔ کوئی اور نظریہ اس اصول کو بے سود بنا دے گا۔ الفاظ 'نیو کیس' کا مطلب 'خیالات کا نیا مجموعہ' سمجھا گیا ہے: ڈومن بمقابلہ جے ڈبلیو ایلس اینڈ کمپنی لمیٹڈ، (1962) 1 آل ای آر 303۔ یہ بھی ہمیں ایک معقول نظریہ لگتا ہے۔ کسی بھی ترمیم کو کسی بھی فریق کے ذریعے وقت گزرنے کے ساتھ حاصل کردہ کسی بھی حق کے جانبداری کے لیے نئے خیالات متعارف کرانے کی اجازت نہیں ہوگی۔"

ایک بار پھر شریمتی گنگا بائی بنام وجے کمار اور دیگر، (1974) 2 ایس سی سی 393 میں اس عدالت نے فیصلہ دیا:

"ترمیم کی اجازت دینے کا اختیار بلاشبہ وسیع ہے اور حدود کے قانون کے باوجود کسی بھی مرحلے پر انصاف کے مفاد میں مناسب طریقے سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس طرح کے دور رس صوابدیدی اختیارات کا استعمال عدالتی تحفظات کے ذریعے کیا جاتا ہے اور جتنا وسیع تر صوابدید، عدالت کی طرف سے زیادہ احتیاط اور احتیاط ہونی چاہیے۔"

میسرز گنیش ٹریڈنگ کمپنی بنام موجی رام، (1978) 2 ایس سی سی 91 میں یہ منعقد کیا گیا تھا:-

"استدعاوں کے بنیادی اصولوں اور استدعاوں میں ترمیم کے لیے توضیعات مذکورہ بالا خلاصہ سے یہ واضح ہے کہ، ایسی قیود کے تابع ہیں جیسے کہ اخراجات اور تمام متعلقہ فریقوں کو ترامیم کے نتیجے میں عین حالات سے نمٹنے کے لیے ضروری مواقع فراہم کرنا، انصاف کے مقاصد کو فروغ دینے کے لیے ہیں نہ کہ انہیں شکست دینے کے لیے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی فریق یا اس کا وکیل ابتدائی طور پر اپنا مقدمہ ترتیب دینے میں ناکارہ ہے تو شارٹ کمنگ کو یقینی طور پر عام طور پر کسی فریق کی طرف سے اٹھائے گئے مناسب اقدامات سے ہٹایا جا سکتا ہے جس میں کوئی شک نہیں کہ اس کی غلطیوں سے دوسرے فریق کو ہونے والی تکلیف یا اخراجات کی قیمت ادا

کرنی ہوگی۔اس غلطی کو اس وقت تک درست نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ تدارک کے اقدامات سے حاصل کردہ حقوق کو بلا جواز نقصان نہ پہنچے۔"

شکایت کی ترامیم پر لاگو ہونے والے اصول تحریری بیانات کی ترامیم پر یکساں طور پر لاگو ہوتے ہیں۔عدالتیں تحریری گوشوارہ میں ترمیم کی اجازت دینے میں زیادہ فراخدلی کا مظاہرہ کرتی ہیں کیونکہ جانبداری کا سوال اس صورت میں کام کرنے کا امکان کم ہوتا ہے۔مدعا علیہ کو دفاع میں متبادل درخواست لینے کا حق حاصل ہے جو، تاہم، اس رعایت سے مشروط ہے کہ مجوزہ ترمیم کے ذریعے دوسرے فریق کو نا انصاف نہیں کیا جانا چاہیے اور مدعی کے حق میں کیا گیا کوئی اعتراف واپس نہیں لیا جانا چاہیے۔استدعاوں کی تمام ترامیم کی اجازت دی جانی چاہیے جو مقدمے میں حقیقی تنازعات کے تعین کے لیے ضروری ہیں بشرطیکہ مجوزہ ترمیم مقدمے کا سبب کسی نئے مقصد کو تبدیل یا متبادل نہ بنائے جس کی بنیاد پر اصل نوٹس اٹھایا گیا تھا یا دفاع کیا گیا تھا۔حقائق کی تسلیم شدہ پوزیشن یا حقائق کے باہمی طور پر تباہ کن الزامات کی نفی میں متضاد اور متضاد الزامات کو استدعا میں ترمیم کے ذریعے شامل کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔مجوزہ ترمیم سے دوسرے فریق کے لیے ایسا جانبداری پیدا نہیں ہونا چاہیے جس کی تلافی اخراجات کے ذریعے نہیں کی جا سکے۔کسی ایسی ترمیم کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے جو وقت گزرنے کی وجہ سے مخالف فریق کو حاصل ہونے والے قانونی حق کو شکست دینے کے مترادف ہو یا اس سے متعلق ہو۔استدعاوں میں ترمیم کے لیے درخواست دائر کرنے میں تاخیر کو مناسب طریقے سے اخراجات اور غلطی یا غلطی سے معاوضہ دیا جانا چاہیے، جو اگر دھوکہ دہی نہیں ہے، تو اسے شکایت یا تحریری گوشوارہ میں ترمیم کی درخواست کو مسترد کرنے کی بنیاد نہیں بنایا جانا چاہیے۔

اپیلوں میں اپیل کنندہ مدعا علیہ تحریری گوشوارہ میں یہ عرضی لے کر ترمیم کرنا چاہتا تھا کہ اگر اسے کرایہ دار نہیں ٹھہرایا جاتا ہے تو وہ بھارتیہ ایسٹمنٹس ایکٹ 1882 کی دفعہ 60 (بی) کے فائدے کا حقدار ہے۔اپیل کنندہ کا فاضل وکیل ترمیم کی درخواست میں اٹھائی گئی دیگر درخواستوں کو شامل کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتا ہے۔جس درخواست کو اٹھایا جانا چاہیے وہ نہ تو متضاد ہے اور نہ ہی دفاع میں پہلے سے اٹھائی گئی درخواستوں کے خلاف ہے۔تحریری گوشوارہ میں شامل کی جانے والی متبادل عرضی درحقیقت مدعا علیہ- مدعی کی عرضی کی توسیع ہے اور اس حقیقت کے ثبوت پر خارج کیے جانے کی اپیل کنندہ کی ذمہ داری کے حوالے سے بنائے گئے معاملے کی تردید ہے کہ وہ ایک لائسنس یافتہ تھا جسے قانون توضیعات کے مطابق بے دخل کیا جانا چاہیے۔محض یہ حقیقت کہ اپیل کنندہ نے طویل تاخیر کے بعد استدعا دائر کی تھی، اس کی استدعا کو مسترد کرنے

کی بنیاد نہیں بنائی جا سکی، خاص طور پر جب مدعا علیہ مدعی کو اخراجات سے معاوضہ دیا جا سکتا تھا۔ ہم عدالت عالیہ کے اس نتیجے سے متفق نہیں ہیں کہ مجوزہ ترمیم عملی طور پر اپیل کنندہ کی طرف سے کیے گئے کسی بھی اعتراف کو واپس لینے کے مترادف ہے اور یہ کہ اس طرح کی واپسی مدعا علیہ کے لیے نا قابل تلافی جانبداری کا باعث بن سکتی ہے۔

بار میں مدعا علیہ کی جانب سے کہا گیا ہے کہ اپیل کنندہ صاف ہاتھوں کے ساتھ عدالت میں نہ آنے کی وجہ سے کسی صوابدیدی راحت کا حقدار نہیں ہے۔ یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ نے اپنے حق میں دیے گئے اضافی لائسنس کی قیود کے مطابق کوئی لائسنس فیس ادا نہیں کی ہے۔ یہ کہا گیا ہے کہ اگر اپیلوں کی اجازت دی جاتی ہے تو اپیل کنندہ مدعا علیہ کو لائسنس فیس کے تمام بقایا جات ادا کرنے کی ہدایت کی جائے۔ ہم جواب دہندگان کی جانب سے کی گئی پیش کش میں مواد تلاش کرتے ہیں۔

ان حالات میں، اپیلوں کی اجازت اعتراض شدہ احکامات کو کالعدم قرار دے کر دی جاتی ہے۔ اپیل کنندہ مدعا علیہ کو تحریری گوشوارہ میں اس حد تک ترمیم کرنے کی اجازت ہے کہ وہ بھارتیہ ایسمنٹ ایکٹ 1882 کی دفعہ 60 (بی) کے فائدے کے لیے اپنے حق کی درخواست کو شامل کرے، بشرطیکہ وہ لائسنس فیس 3000 روپے کی وجہ سے تمام بقایا جات کی ادائیگی کرے اور اخراجات کا مشخصہ لگایا جائے۔ فریقین کے ٹرائل کورٹ میں پیش ہونے کی تاریخ سے ایک ماہ کی مدت کے اندر۔ لائسنس فیس کے بقایا جات کی ادائیگی اور وصولی فریقین کے حقوق پر جانبداری کے بغیر ہوگی جس کا فیصلہ ٹرائل کورٹ کے ذریعے کیا جا سکتا ہے۔ اپیلوں کے اخراجات کو آسان بنایا جاتا ہے۔

کے۔ کے۔ ٹی۔

اپیلوں منظور کی جاتی ہے۔